احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

ہفتہ 31 جنوری 2004ء

روزنامہ

الفضل

C.P.L 29 ٹیلی فون نمبر 213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

ہفتہ 31 جنوری 2004ء 8 ذوالحج 1424 ہجری-31 صلح 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 27

اے خدا تو گواہ رہ

آنحضرت ﷺ نے 10ھ میں حجۃ الوداع کے موقع پر حقوق اللہ اور حقوق العباد پر تفصیلی خطبہ ارشاد فرمایا جو انسانی حقوق کا عالمی منشور کہلاتا ہے آخر پر آپ نے فرمایا کیا میں نے پیغام پہنچا دیا ہے-تمام مجمع نے بیک آواز کہا ہاں-تب آپ نے اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی اور فرمایا اے خدا تو گواہ رہ-اے خدا تو گواہ رہ-اے خدا تو گواہ رہ-

(صحیح بخاری کتاب الحج باب الخطبہ ایام منٰی حدیث نمبر 1625 و کتاب المغازی باب حجۃ الوداع حدیث نمبر 4051)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے وقت میں تشریف لائے تھے جبکہ تمام دنیا اور تمام قومیں بگڑ چکی تھیں اور مخالف قوموں نے اس دعویٰ کو نہ صرف اپنی خاموشی سے بلکہ اپنے اقراروں سے مان لیا ہے۔ پس اس سے بداہت نتیجہ نکلا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم درحقیقت ایسے وقت میں آئے تھے جس وقت میں ایک سچے اور کامل نبی کو آنا چاہئے۔ پھر جب ہم دوسرا پہلو دیکھتے ہیں کہ آنجناب صلعم کس وقت واپس بلائے گئے تو قرآن صاف اور صریح طور پر ہمیں خبر دیتا ہے کہ ایسے وقت میں بلانے کا حکم ہوا کہ جب اپنا کام پورا کر چکے تھے۔ یعنی اس وقت کے بعد بلائے گئے جبکہ یہ آیت نازل ہو چکی کہ مسلمانوں کے لئے تعلیم کا مجموعہ کامل ہو گیا اور جو کچھ ضروریات دین میں نازل ہونا تھا وہ سب نازل ہو چکا۔ اور نہ صرف یہی بلکہ یہ بھی خبر دی گئی کہ خدا تعالیٰ کی تائیدیں بھی کمال کو پہنچ گئیں اور جوق در جوق لوگ دین اسلام میں داخل ہو گئے اور یہ آیتیں بھی نازل ہو گئیں کہ خدا تعالیٰ نے ایمان اور تقویٰ کو ان کے دلوں میں لکھ دیا اور فسق و فجور سے انہیں بیزار کر دیا اور پاک اور نیک اخلاق سے وہ متصف ہو گئے اور ایک بھاری تبدیلی ان کے اخلاق اور چلن اور روح میں واقع ہو گئی۔ تب ان تمام باتوں کے بعد سورۃ النصر نازل ہوئی جس کا ماحصل یہی ہے کہ نبوت کے تمام اغراض پورے ہو گئے اور اسلام دلوں پر فتحیاب ہو گیا۔ تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عام طور پر اعلان دے دیا کہ یہ سورت میری وفات کی طرف اشارہ کرتی ہے بلکہ اس کے بعد حج کیا اور اس کا نام حجۃ الوداع رکھا اور ہزارہا لوگوں کی حاضری میں ایک اونٹنی پر سوار ہو کر ایک لمبی تقریر کی اور کہا کہ سنو! اے خدا کے بندو! مجھے میرے رب کی طرف سے یہ حکم ملے تھے کہ تا میں یہ سب احکام تمہیں پہنچا دوں پس کیا تم گواہی دے سکتے ہو کہ یہ سب باتیں میں نے تمہیں پہنچا دیں۔ تب ساری قوم نے بآواز بلند تصدیق کی کہ ہم تک یہ سب پیغام پہنچائے گئے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ آسمان کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ اے خدا ان باتوں کا گواہ رہ۔

(نور القرآن- روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 362)

دکھی انسانیت آپ کی خصوصی توجہ کی منتظر ہے

✿ جہاں آپ کیلئے خدمت خلق کے اور بے شمار مواقع موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کیلئے اور اپنے دل کی تسکین کیلئے نادار مریضوں کی خدمت کر کے ان کی دعائیں بھی لیں جن کی خدمت کیلئے فضل عمر ہسپتال دن رات مصروف عمل ہے۔ معلوم نہیں کس مریض کی دعا ہی آپ کو دائمی خوشیوں کا وارث بنائے۔ آپ اپنی دعا اور صدقات سے ان کی مدد کریں اور اپنے عطیات مد "امداد نادار مریضاں" میں بھجوا کر دکھی انسانیت کی خدمت میں اپنا حصہ ڈالیں۔ خدا تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ربوہ کی مضافاتی کالونیاں

☆ ربوہ کے مضافات میں جو کالونیاں بنائی گئی ہیں۔ وہ زرعی اراضی پر ہیں۔ اور عام طور پر مشترکہ کھاتہ جات میں ہیں۔ اس لئے بعد از خرید پلاٹ کا قبضہ حاصل کرنے میں تنازعات پیدا ہوتے ہیں۔ لہٰذا اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ جو احباب ان کالونیز میں پلاٹ خریدنا چاہیں وہ سیکرٹری صاحب مضافاتی کمیٹی دفتر صدر عمومی سے مشورہ اور راہنمائی حاصل کر لیا کریں۔ تا کہ بعد میں ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ رہیں۔ اگر مشورہ نہ کیا گیا اور خرید و فروخت کی گئی تو تنازعہ کا خدشہ ہے۔ (صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

شکریہ احباب

✿ مکرم صاحبزادہ مرزا عبدالصمد احمد صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ تحریر کرتے ہیں۔ ہمارے والد مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کی وفات پر بکثرت احباب نے بذریعہ خطوط، فیکس اور فون کے ذریعہ اظہار افسوس کیا۔ خاکسار ان تمام احباب کا اپنی والدہ، بھائیوں اور بہنوں کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہے اور دعا کی درخواست کرتا ہے۔

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

پر حکمت نصائح ایمان افروز واقعات

(110)

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

عمدہ اخلاق

قبیلہ بنوغفار کے ابوذرؓ کو جب اسلام کی اڑتی ہوئی مخالفانہ خبریں پہنچیں۔ انہوں نے اپنے بھائی کو تحقیق کیلئے بھجوایا اور کہا کہ جا کر اس دعویدار نبوت کا کلام سنو جس کے پاس آسمانی خبریں آتی ہیں۔ بھائی نے واپس آکر بتایا کہ وہ نبی نہایت عمدہ اخلاق کی تعلیم دیتا ہے اور اس کا کلام شاعری سے مختلف ہے۔ ابوذرؓ کی پھر بھی تسلی نہیں ہوئی اور وہ خود کچھ زاد راہ لے کر تحقیق کے لئے مکہ آئے۔ پہلے تو بیت اللہ میں آکر رسول اللہؐ کو ڈھونڈتے پھرے، کسی سے پوچھنا پسند نہ کیا۔ رات کو بیت اللہ میں ہی لیٹ گئے۔ حضرت علیؓ نے انہیں دیکھ کر بھانپ لیا کہ یہ کوئی اجنبی مسافر ہے اور انہیں اپنے ساتھ گھر لے جا کر رات بسر کرنے کا انتظام کر دیا۔ پھر ان کا یہی معمول ٹھہر گیا کہ دن کو خانہ کعبہ آجاتے اور رات حضرت علیؓ کے گھر بسر کرتے۔ تیسرے دن حضرت علیؓ نے پوچھ ہی لیا کہ یہاں کیسے آنا ہوا؟ ابوذر نے صحیح راہنمائی کرنے کا پختہ عہد لے کر اپنا مقصد ظاہر کیا۔

حضرت علیؓ نے انہیں بتایا کہ محمدؐ واقعی اللہ کے رسول ہیں۔ صبح حضرت علیؓ نے انہیں نہایت خاموشی اور اخفاء کے ساتھ رسول اللہؐ کے پاس پہنچا دیا۔ ابوذرؓ نے رسول اللہؐ کی گفتگو سن کر اسلام قبول کر لیا۔ نبی کریمؐ نے ان سے فرمایا کہ اپنی قوم کی طرف واپس جاؤ اور انہیں تبلیغ کرو یہاں تک کہ میرا اگلا حکم آپ کو پہنچے۔

ابوذرؓ کہنے لگے پہلے تو میں مشرکین مکہ کے سامنے قبول اسلام کا اعلان کرونگا۔ چنانچہ بیت اللہ جا کر انہوں نے باآواز بلند کلمہ شہادت پڑھا۔

اس پر کفار مشتعل ہو کر انہیں مارنے کو دوڑے اور مار مار کر ادھموا کر دیا۔ اتنے میں حضرت عباسؓ آگئے۔ انہوں نے قریش سے کہا۔ تمہیں پتہ ہے کہ یہ غفار قبیلہ کا آدمی ہے جو تمہارے شام کے تجارتی رستہ پر آباد ہے۔ اس طرح انہوں نے ابوذرؓ کو کفار کے چنگل سے چھڑایا۔ مگر اگلے دن پھر ابوذرؓ نے اسی طرح کلمہ توحید و رسالت کی منادی کی اور پھر مار کھائی اور حضرت عباسؓ نے چھڑایا۔

(بخاری بنیان الکعبۃ باب اسلام ابی ذر)

مصر میں احمدیہ مشن

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 1922ء کے آغاز میں حضرت شیخ محمود احمد صاحب عرفانی کو مصر جانے کا حکم دیا۔ چنانچہ آپ 18 فروری کو قادیان سے روانہ ہوئے اور سکندر آباد دکن سے ہوتے ہوئے بمبئی پہنچے جہاں سے بذریعہ جہاز قاہرہ (مصر) روانہ ہوئے۔ آپ نے حضرت مصلح موعود کی ہدایات کی روشنی میں خدا کے فضل سے پہلے سال ہی ایک جماعت پیدا کر لی۔ دسمبر 1923ء سے آپ کی ادارت میں "قصر النیل" کے نام سے ایک ہفت روزہ اخبار جاری ہوا آپ نے 1926ء تک مصر میں دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دیا۔ اور اعلیٰ درجہ کے سرکاری ملازمین آپ کے زمانہ میں داخل احمدیت ہوئے جن میں الاستاذ احمد حلمی آفندی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ آپ کے دور میں دعوت الی اللہ کا کام تمام تر انفرادی ملاقات یا لٹریچر کے ذریعہ سے ہوا۔ (تاریخ احمدیت جلد چہارم ص 286)

والیۂ بھوپال کے نام خط

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 16 ستمبر 1914ء کو نواب سلطان جہاں بیگم والیۂ بھوپال کے نام دعوت الی اللہ کا ایک خط لکھ کر حضرت میاں معراج دین صاحب عمر کے ہاتھ بھیجا اور اس میں حضرت مسیح موعود کے اس نشان کا خاص طور پر تذکرہ کیا جو بھوپال میں نواب صدیق حسن خان کی ذات سے پورا ہوا۔ اور یہ پیشکش کی کہ اگر وہ چاہیں تو علماء سلسلہ کو چند روز کے لئے بھوپال بھجوا دیا جائے تا وہ سلسلہ کے مفصل حالات آپ کے سامنے رکھ سکیں۔

(تاریخ احمدیت جلد چہارم ص 161)

دو ہندوؤں کا قبول حق

انجمن احمدیہ مونگھیر کے سالانہ جلسہ میں شرکت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے 8 نومبر 1910ء کو حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو روانہ کیا راستہ میں ان ہر دو بزرگوں نے شاہجہان پور میں لیکچر دیئے جن سے متاثر ہو کر دو ہندو مرد اور ایک عورت مشرف بہ احمدیت ہوئے۔ جو حضرت حافظ سید علی میاں صاحب اور ان کے فرزند ارجمند حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب کے عرصہ سے زیر دعوت تھے۔

(تاریخ احمدیت جلد 3 ص 328)

فقیر کی صدا

اس دھرتی کے نیتاؤ جی!   اس پرجا کے راجاؤ جی!
سب اپنی اپنی کہتے ہو   کچھ ہمری بھی سن جاؤ جی!
یہ دھرتی سوہنی دھرتی ہے   اس دھرتی کے گن گاؤ جی!
یہ دھرتی سب کی ماتا ہے   مت اس کی خاک اڑاؤ جی!
یہ ماٹی آنکھوں کا کاجل   اس پھول سے دل برماؤ جی!
اس چیز پہ ہم سب کا حق ہے   مت دنیا پر اتراؤ جی!
یہ سورج چاند، چرند پرند   اس دھرتی کے بسراؤ جی!
سب اس بستی کے باسی ہیں   کیوں ہم کو تم ٹھکراؤ جی!
یہ بستی امن کی بستی ہے   مت اس میں آگ لگاؤ جی
آپس میں ہاتھا پائی کیوں   کچھ سمجھو اور سمجھاؤ، جی!
یہ دین ہے سارا پریم بھرا   تم پریت کی ریت نبھاؤ جی!
ہم حق کو ناحق کیوں بولیں   مت یونہی شور مچاؤ جی!
اس ظلم و ستم سے رک جاؤ   کچھ خوف خدا بھی کھاؤ جی
فرعون کہاں، ہامان کہاں   مت ان کی یاد دلاؤ جی!
ہم اللہ والے ہیں احسنؔ
مت ہم کو یوں ٹھکراؤ جی!

احسن اسماعیل صدیقی

ہاتھ سے کام کرنا ہمارا طرہ امتیاز ہونا چاہئے

حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

اپنے ہاتھ سے کام کرنا یہ ہمارا طرہ امتیاز ہونا چاہئے۔ جیسے بعض قومیں اپنے اندر بعض خصوصیتیں پیدا کر لیتی ہیں۔ وہ قومیں جو سمندر کے کنارے پر رہتی ہیں۔ وہ نیوی میں بڑی خوشی سے بھرتی ہوتی ہیں۔ لیکن اگر انفنٹری میں بھرتی ہونے کیلئے کہا جائے تو اس کے لئے ہرگز تیار نہیں ہونگے۔ اور اگر پنجاب کے لوگوں کو نیوی میں بھرتی ہونے کیلئے کہا جائے تو وہ اس سے بھاگتے ہیں۔ لیکن انفنٹری میں خوشی سے بھرتی ہوتے ہیں۔ یہ صرف عادت کی بات ہے۔ پس ہمارے خدام کو یہ ذہنیت اپنے اندر پیدا کرنی چاہئے کہ یہ مشینوں کا زمانہ ہے اور آئندہ زندگی میں وہ مشینوں پر کام کریں گے اگر کارخانوں میں کام نہ کر سکو تو ابتداء میں لڑکوں میں ان کھیلوں کا ہی رواج ڈالو جن میں لوہے کے پرزوں سے مشینیں بنانی سکھائی جاتی ہیں۔ مثلاً لوہے کے ٹکڑے ملا کر چھوٹے چھوٹے ہل بناتے ہیں۔ پنگھوڑے، ریلیں اور اسی کی بعض اور چیزیں تیار کی جاتی ہیں۔ ایسی کھیلوں سے یہ فائدہ ہوگا کہ بچوں کے ذہن انجینئرنگ کی طرف مائل ہونگے۔"

(مرسلہ: نظارت امور عامہ)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

اُسوہ انسان کاملؐ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عفو و درگزر اور دلوں کی فتح

ہمارے آقاؐ نے دشمنوں کو نہ صرف معاف فرما دیا بلکہ احسان کا بھی سلوک فرمایا

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اخلاق فاضلہ کی بنیاد صفات الٰہیہ کو قرار دیتے اور حسب استطاعت یہ صفات اختیار کرنے کی تلقین فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی ایک صفت "عَـفُـوّ" ہے یعنی وہ بہت معاف کرنے والا ہے۔ انسان کے لئے بھی یہ خلق اختیار کرنا ضروری ہے تا کہ اللہ تعالیٰ کی اس صفت میں رنگین ہوکر وہ ایک کامل انسان بن سکے۔

اسلام سے پہلے توریت میں قصاص اور برابر کے بدلہ کی تعلیم بھی سختی پر مبنی تھی۔ اسلام نے عدل سے ایک قدم آگے بڑھ کر احسان کی تعلیم دیتے ہوئے عَـفـو کی طرف توجہ دلائی، مگر ساتھ ہی یہ وضاحت فرمائی کہ عفو کا خلق اس وقت قابل تعریف ہے، جب برمحل ہو۔ اگر کمزوری اور بدلہ لینے کی طاقت نہ ہونے کی وجہ سے معاف کیا جائے تو یہ عفو قابل تعریف نہیں۔ عفو وہ قابل تعریف ہے، جس کے نتیجہ میں اصلاح ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "بدی کا بدلہ کیا جانے والی بدی کے برابر ہوتا ہے" پس جو کوئی معاف کرے بشرطیکہ وہ اصلاح کرنے والا ہو تو اس کا اجر اللہ پر ہے یقیناً وہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا ہے۔ (سورۃ الشوریٰ: 41)

رسول کریمؐ کو بطور خاص عفو کا خُلق ودیعت کیا گیا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ آپ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ "اللہ کی خاص رحمت کی وجہ سے تو اُن کیلئے نرم ہو گیا اور اگر تو تند خو اور سخت دل ہوتا تو وہ ضرور تیرے گرد سے دور بھاگ جاتے۔ پس ان سے عفو اور درگزر کر اور ان کے لئے بخشش کی دعا کر"۔

(سورۃ آل عمران: 160)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عفو کے بے نظیر نمونے دوستوں اور دشمنوں کے بارہ میں ظاہر ہوئے اور آپؐ نے ثابت کر دکھایا کہ آپ اللہ تعالیٰ کی صفت "عفوّ" کے بہترین مظہر ہیں۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے رسول اللہؐ کی توریت میں بیان فرمودہ علامت پوچھی گئی تو انہوں نے بیان کیا" کہ وہ نبی تند خو اور سخت دل نہ ہوگا۔ نہ بازاروں میں شور کرنے والا۔ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دے گا بلکہ عفو اور بخشش سے کام لے گا"۔

(بخاری کتاب البیوع باب کراھیۃ الشغب فی السوق)

دراصل ان کا اشارہ توریت کی اس پیشگوئی کی طرف تھا۔ جس میں لکھا ہے۔ "وہ قوموں میں عدالت جاری کرے گا وہ نہ چلائے گا نہ شور کرے گا نہ بازاروں میں اس کی آواز سنائی دے گی وہ مسلے ہوئے سرکنڈے کو نہ توڑے گا اور ٹمٹماتی بتی کو نہ بجھائے گا وہ راستی سے عدالت کرے گا۔ (یسعیاہ: 4-42/2)

حضرت عائشہؓ نبی کریمؐ کے عفو و کرم کے بارہ میں یہ گواہی دیتی تھیں کہ نبی کریمؐ نے کبھی اپنی ذات کی خاطر اپنے اوپر ہونے والی کسی زیادتی کا انتقام نہیں لیا۔ (مسلم کتاب الفضائل)

حضرت خدیجہؓ کے صاحبزادے ھند کو رسول اللہؐ کے زیر تربیت رہنے کی سعادت ہوئی تھی۔ ان کی روایت ہے کہ رسول اللہؐ دنیا اور اس کے اغراض کی خاطر کبھی غصے نہیں ہوتے تھے۔ اپنی ذات کی خاطر نہ کبھی آپ غصے ہوئے نہ بدلہ لیا۔

(شمائل ترمذی باب ماجاء فی کلام رسول اللہؐ)

مدینہ میں آنے کے بعد ایک دفعہ نبی کریمؐ انصاری سردار حضرت سعد بن عبادہؓ کی عیادت کو تشریف لے گئے۔ راستے میں یہود مشرکین اور مسلمانوں کی ایک مجلس میں منافقوں کا سردار عبداللہ بن ابی بھی موجود تھا۔ رسول اللہؐ کی سواری کے آنے سے گرد اُٹھی تو اس نے منہ ڈھانپ لیا اور رسول اللہؐ کو برا بھلا کہنے لگا۔ نبی کریمؐ جب سعد بن عبادہؓ کے گھر پہنچے اور ان سے اس واقعہ کا ذکر کیا تو انہوں نے مدینہ کے مخصوص حالات میں عبداللہ بن ابی سے درگزر کرنے کی درخواست کی۔ اور رسول کریمؐ نے اسے معاف کر دیا۔ (بخاری کتاب الاستیذان)

اور ایسا صدق دل سے معاف کیا کہ اس کی تمام تر گستاخیوں اور شرارتوں کے باوجود اس کی وفات پر اس کا جنازہ پڑھایا۔ حضرت عمرؓ نے بااصرار اس کا جنازہ پڑھانے سے روکتے ہوئے رسول اللہؐ کو عبداللہ بن ابی کی سب زیادتیاں اور دشمنیاں یاد کرائیں۔ مگر رسول کریمؐ نے مسکراتے ہوئے فرمایا اے عمر! پیچھے ہٹ جاؤ۔ مجھے اختیار دیا گیا ہے کہ "تم ان کے لئے استغفار کرو یا نہ کرو (برابر ہے) اگر تم ستر مرتبہ بھی استغفار کرو تو اللہ ان کو نہیں بخشے گا۔" پھر فرمایا اگر مجھے پتہ ہو کہ ستر سے زائد مرتبہ استغفار سے یہ بخشے جائیں گے تو میں ستر سے زائد بار استغفار کروں۔ پھر آپؐ نے اس کا جنازہ پڑھایا۔ جنازہ کے ساتھ قبر تک تشریف لے گئے اور تدفین تک وہاں رہے۔

(بخاری کتاب الجنائز)

غزوۂ ذات الرقاع میں تعاقب کر کے ارادہ قتل کے لئے آنے والے غورث بن حارث کو بھی آپؐ نے معاف فرما دیا۔ جس نے حضورؐ کے سوتے ہوئے قتل کے ارادہ سے آپؐ کی تلوار پر قبضہ کر لیا تھا۔ مگر آپؐ کے الٰہی رعب و ہیبت سے قتل پر قادر نہ ہوسکا۔ اس جانی دشمن کو بھی آپؐ نے معاف فرما دیا۔

(بخاری کتاب المغازی باب غزوہ ذات الرقاع)

زہر دینے والی سے عفو

غزوہ خیبر کے بعد مشہور یہودی جرنیل مرحب کی بہن نے ایک بکری کے گوشت میں زہر ملا کر اس کا بھنا ہوا گوشت آنحضرتؐ کی خدمت میں بطور تحفہ بھیجا۔ رسول کریمؐ دستی کا گوشت کھانے لگے اور دیگر صحابہ نے بھی کھایا۔ اچانک رسول اللہؐ نے فرمایا کہ کھانے سے ہاتھ روک لو۔ پھر حضورؐ نے اس یہودی عورت کو بلا کر فرمایا کیا تم نے اس کھانے میں زہر ڈالا تھا۔ اس نے کہا ہاں مگر آپؐ کو کیسے پتہ چلا۔ حضورؐ نے اپنے ہاتھ میں دستی کے گوشت کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ اس نے بتایا۔ حضورؐ نے پوچھا کہ تمہارا مقصد کیا تھا۔ کہنے لگی میں نے سوچا اگر آپ نبی ہیں تو یہ زہر آپ کو کوئی نقصان نہیں دے گا۔ اگر نہیں ہیں تو آپ سے ہماری جان چھوٹ جائے گی۔ آنحضورؐ نے اس عورت کو معاف کر دیا اور اسے کوئی سزا نہیں دی۔

حضورؐ کے ایک صحابی، جنہوں نے یہ گوشت کھایا تھا، زہر کے اثر سے فوت بھی ہوگئے اور رسول اللہؐ پر اس زہر کا اثر آخری بیماری میں بھی تھا اور آپ اپنے گلے میں اس کی وجہ سے تکلیف محسوس کرتے تھے۔

(ابوداؤد کتاب الدیات باب فیمن سقی رجلا سما او اطعمہ)

فتح مکہ کے موقع پر رسول کریمؐ نے عفو کے شاندار اور بے نظیر نمونے قائم فرمائے اور یوں محض مکہ کی بستی اور مکان ہی فتح نہیں کئے بلکہ مکینوں کے دل بھی جیت لئے۔

مرتد کی معافی

عبداللہ بن سعد بن ابی سرح بھی انہی لوگوں میں سے تھا جو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا کاتب وحی تھا۔ اس نے کلام الٰہی میں تحریف اور خیانت کے جرم کا ارتکاب کیا۔ جب اس کی یہ چوری پکڑی گئی تو بغاوت اور ارتداد اختیار کرتے ہوئے مسلمانوں کے حریف قریش مکہ سے جاملا۔ وہاں جا کر اس جھوٹے الزام کی کھلم کھلا اشاعت کی کہ جو میں کہتا تھا اس کے مطابق وحی بنا کر لکھ لی جاتی تھی۔ اسکی محاربانہ سرگرمیوں کے باعث اسے واجب القتل قرار دیا گیا۔ اور بعض مسلمانوں نے نذر مانی کہ وہ اس دشمن خدا اور رسول و قتل کریں گے۔ مگر یہ اپنے رضاعی بھائی حضرت عثمانؓ غنی کی پناہ میں آ کر معافی کا طالب ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پہلے تو اعراض فرمایا مگر حضرت عثمانؓ کی بار بار درخواست پر کہ میں اسے امان دے چکا ہوں۔ حضورؐ نے اسے معاف کر دیا اور اسکی بیعت قبول فرمائی۔

بعد میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ سے (جن میں عبداللہ کے قتل کی نذر ماننے والے صحابی بھی شامل تھے) پوچھا کہ جب تک میں نے معافی اور بیعت منظور نہیں کی تھی اس دوران عبداللہ کو قتل کر کے اپنی نذر پوری نہ کر لینے کی کیا وجہ ہوئی؟ کیونکہ نذر پوری کرنا اللہ کا حق ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا آپ کا ادب مانع تھا۔ حضورؐ ہمیں ادنیٰ سا اشارہ ہی فرما دیتے کہ نذر پوری کرنے میں کوئی روک نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کیا خوبصورت جواب ارشاد فرمایا کہ آنکھ کے مخفی اشارے کی خیانت بھی نبی کی شان سے بعید ہے۔ اس طرح کلام پاک میں خیانت کے مرتکب اس مجرم کے ساتھ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سلوک روا رکھنا گوارا نہ فرمایا کہ اسے خاموشی سے قتل کروا دیا جائے۔ غالباً صحابہ کو یہی سبق دینے کیلئے آپؐ نے ان سے یہ سوال پوچھا تھا۔ ورنہ اس رسولِ امین کا فیصلہ تو یہ ہے کہ ایک مسلمان عورت نے بھی جسے امان دی وہ ہماری امان شمار ہوگی۔ پھر حضرت عثمانؓ جیسے جلیل القدر صحابی کی امان کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجودگی میں کوئی کیسے جرأت کر سکتا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی واضح فیصلہ سے قبل ایسا اقدام کرے۔

بیعت کی قبولیت کے بعد عبداللہ اپنے جرائم کے باعث حیاء کی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آنے سے کتراتا تھا۔ اس رحیم و کریم اور عالی ظرف رسولؐ نے اسے محبت بھرا پیغام بھجوایا کہ اسلام قبول کرنا اس سے پہلے کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔

(السیرۃ الحلبیہ جلد 3 ص 104-102 مطبوعہ بیروت)

ھبار کی معافی

چند واجب القتل مجرموں میں ایک شخص ھبار بن

الاسود بھی تھا جس نے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت زینبؓ پر مکہ سے مدینہ ہجرت کے وقت نیزے سے قاتلانہ حملہ کیا اور وہ اونٹ سے ایک پتھریلی چٹان پر گر گئیں۔اس حادثہ کے نتیجہ میں ان کا حمل ضائع ہوگیا اور بالآخر یہی چوٹ انکے لئے جان لیوا ثابت ہوئی۔اس جرم کی بناء پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے قتل کا فیصلہ فرمایا تھا۔فتح مکہ کے موقع پر تو یہ بھاگ کر کہیں چلا گیا۔بعد میں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس مدینہ تشریف لائے تو ھبار حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور رحم کی بھیک مانگتے ہوئے عرض کیا کہ پہلے تو میں آپؐ کے ڈر سے فرار ہوگیا تھا مگر پھر آپ کے عفو ورحم کا خیال مجھے آپؐ کے پاس واپس لایا ہے۔اے خدا کے نبی! ہم جاہلیت اور شرک میں تھے۔خدا نے ہمیں آپؐ کے ذریعہ ہدایت دی اور ہلاکت سے بچایا۔پس میری جہالت سے صرف نظر فرمائیں بے شک میں اپنے قصوروں اور زیادتیوں کا اقراری اور معترف ہوں۔ عفو وکرم کے اس پیکر نے اپنی صاحبزادی کے اس قاتل کو بھی بخش دیا اور فرمایا"جا اے ھبار! میں نے تجھے معاف کیا۔اللہ کا یہ احسان ہے کہ اس نے تمہیں قبول اسلام کی توفیق دی۔" پھر رحمۃ للعالمین ھبار کو محبت بھری تسلیاں دیتے ہیں کہ اسلام قبول کرنا سابقہ گناہوں کا ازالہ کردیتا ہے۔

(السیرۃ الحلبیہ جلد3ص106مطبوعہ بیروت)

ابوجہل کے بیٹے سے عفو

واجب القتل مجرموں میں دشمن اسلام ابوجہل کا بیٹا اور مشرکین مکہ کا سردار عکرمہ بھی تھا جس نے ساری عمر اسلام کی مخالفت اور عداوت میں گزاردی۔ مسلمانوں اور بانی اسلام کو وطن سے بے وطن کیا، پھر مدینے میں بھی چین سے بیٹھنے نہ دیا۔ان پر جنگیں مسلط کیں اور ان کے خلاف لشکر کھینچ کر لے آیا۔حدیبیہ کے مقام پر مسلمانوں کو عمرہ کرنے سے روکا اور پھر اس موقع پر جو معاہدہ کیا اسے توڑنے اور پامال کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا۔سب سے بڑھ کر یہ کہ فتح مکہ کے موقع پر امن کے اعلان عام کے باوجود ہتھیار نہ ڈالے بلکہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ خالد بن ولید کے دستے پر حملہ کرکے حرم میں خونریزی کا موجب بنا۔ اپنے ان گھناؤنے جرائم کی معافی کی کوئی صورت نہ دیکھ کر فتح مکہ کے بعد عکرمہ یمن کی طرف بھاگ کھڑا ہوا۔اس کی بیوی ام حکیمؓ مسلمان ہوگئی تھی۔وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار عفو سے اپنے خاوند کی معافی اور امن کی طالب ہوئی۔سبحان اللہ! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس جانی دشمن کے لئے بھی امان نامہ عطا فرمایا۔ اس کی بیوی تلاش میں اس کے پیچھے گئی، اسے جالیا اور کہا"میں اس عظیم انسان کے پاس سے آئی ہوں جو بہت ہی صلہ رحمی کرنیوالا ہے۔تم اپنے آپ کو ہلاک مت کرو۔ میں تمہارے لئے پروانۂ امان لے کر آئی ہوں۔" عکرمہ کو اپنے جرائم کے خیال سے معافی کا یقین تو نہ آتا تھا مگر اپنی بیوی پر اعتماد کرتے ہوئے واپس لوٹ آیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں حاضر ہوا تو آپؐ نے اسے بھی معاف کردیا۔

(السیرۃ الحلبیہ جلد3ص92دار احیاء التراث العربی بیروت)

عکرمہ پر لطف وکرم

عکرمہ کو نہ صرف معاف کیا بلکہ کمال شفقت و محبت کا سلوک کیا۔اپنے اس جانی دشمن کو خوش آمدید کہا اور دشمن قوم کے اس سردار کے اعزاز کیلئے کھڑے ہوگئے۔

(مؤطا امام مالک کتاب النکاح باب المشرک اذا اسلمت زوجۃ)

اپنی چادر اس کی طرف پھینک دی جو امان عطا کرنے کے علاوہ احسان کا اظہار بھی تھا۔ پھر فرط مسرت سے اس کی طرف آگے بڑھے۔عکرمہ نے عرض کیا میری بیوی کہتی ہے آپؐ نے مجھے معاف فرمادیا ہے۔آپؐ نے فرمایا ہاں یہ درست کہتی ہے۔عکرمہ کا سینہ کھل گیا اور وہ بے اختیار کہہ اٹھا۔اے محمد! واقعی آپ تو بہت ہی صلہ رحمی کرنیوالے اور بے حد حلیم اور بہت ہی کریم ہیں۔میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔تب ہمارے آقا کی خوشی دیکھنے والی تھی، مشرکین کے لشکر کا سالار مسلمان ہو رہا تھا، آج رسول اللہؐ کی خوشیوں کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا، آپؐ کے خوابوں کی تعبیریں پوری ہو رہی تھیں۔آپؐ نے ایک رویا میں ابوجہل کے ہاتھ میں جنتی پھل انگور کے خوشے دیکھے تھے، آج ابوجہل کے بیٹے عکرمہ کے قبول اسلام سے اس کی تعبیر ظاہر ہوئی۔رسول اللہؐ خوشی سے مسکرا رہے تھے۔صحابہؓ نے استفسار کیا تو فرمایا کہ میں خدا کی شان اور قدرت پر حیران ہوکر خوشی سے مسکراتا ہوں کہ بدر میں عکرمہ نے جس مسلمان صحابی کو قتل کیا تھا وہ شہید صحابی اور عکرمہ دونوں جنت میں ایک ہی درجے میں ہوں گے۔بعد میں جنگ یرموک میں عکرمہ کی شہادت سے یہ بات مزید کھل کر ظاہر ہوگئی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عکرمہ کے اسلام سے خوش ہوکر فرمایا کہ اے عکرمہ! آج جو مانگنا ہے مجھ سے مانگ لو میں اپنی توفیق واستطاعت کے مطابق تمہیں عطا کرنیکا وعدہ کرتا ہوں۔یہ موقع تھا کہ سردار مکہ کا بیٹا شہنشاہ عرب سے منہ مانگا انعام لے سکتا تھا، مگر اب وہ دنیا دار عکرمہ یکسر بدل چکا تھا۔توحید و رسالت کا صدق دل سے اقرار کرکے اور رسول اللہؐ کے حسنِ اخلاق سے متاثر ہوکر اس کی ہستی میں ایک انقلاب رونما ہوچکا تھا۔اس نے عرض کیا اے خدا کے رسولؐ! میرے لئے اپنے مولیٰ سے بخشش کی دعا کیجئے کہ جو دشمنی میں نے آج تک آپؐ سے کی وہ اللہ تعالیٰ مجھے معاف کردے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی وقت دعا کیلئے خدا کے حضور ہاتھ پھیلا دیئے اور عرض کرنے لگے۔"مولیٰ اے میرے مولیٰ! عکرمہ کی سب عداوتیں اور قصور معاف فرمادے" اور خود آپ نے بھی صدق دل سے عکرمہ کو ایسا معاف کیا کہ مسلمانوں کو تاکید کی کہ دیکھو عکرمہ کے سامنے اس کے باپ ابوجہل کو برا بھلا نہ کہنا اس سے میرے ساتھی عکرمہ کی دلآزاری ہوگی اور اسے تکلیف پہنچے گی۔ دشمن کے ساتھ حسن سلوک کے لحاظ سے نبی کریمؐ کا کتنا عظیم خلق ہے۔جس کی نظیر پیش نہیں کی جاسکتی۔عکرمہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! میں آج تک آپ کی مخالفت میں اپنا جتنا مال خرچ کیا ہے۔اب میں اللہ کی راہ میں بھی اتنا مال خرچ کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

(اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابۃ جلد4ص5 مطبوعہ بیروت)

ھند سے حسن سلوک

ان مجرموں میں ابوسفیان کی بیوی ھند بنت عتبہ بھی تھی۔جس نے اسلام کے خلاف جنگوں کے دوران کفار قریش کو اکسانے اور بھڑکانے کا فریضہ خوب ادا کیا تھا۔وہ رجزیہ اشعار پڑھ کر اپنے مردوں کو انگیخت کیا کرتی تھی کہ اگر تم فتح مند ہوکر لوٹو گے تو ہم تمہارا استقبال کریں گی، ورنہ ہمیشہ کیلئے جدائی اختیار کرلیں گی۔

(السیرۃ النبویۃ ابن ہشام جلد3ص151 مطبوعہ دار المعرفہ بیروت)

جنگ اُحد میں اسی ھند نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا حضرت حمزہؓ کی نعش کے ساتھ انسانیت سوز سلوک کیا تھا۔ان کے ناک کان اور دیگر اعضاء کاٹ کر لاش کا حلیہ بگاڑا اور ان کا کلیجہ چبا کر آتش انتقام سرد کی تھی۔فتح مکہ کے بعد جب رسول اللہؐ نے عورتوں کی بیعت لی تو یہ ھند بھی نقاب اوڑھ کر آگئی کیونکہ اسکے جرائم کی وجہ سے اسے بھی واجب القتل قرار دیا گیا تھا۔بیعت کے دوران اس نے بعض شرائط بیعت کے بارہ میں استفسار کیا تو نبی کریمؐ پہچان گئے کہ ایسی دیدہ دلیری ھند ہی کرسکتی ہے۔آپ نے پوچھا "کیا تم ابوسفیان کی بیوی ھند ہو!" اس نے کہا "یارسول اللہؐ! اب تو میں دل سے مسلمان ہوچکی ہوں جو کچھ پہلے گزر چکا آپ بھی اس سے درگذر فرمائیں۔اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک فرمائے گا۔"

نفرت کو محبت سے بدلنے کا انقلاب

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظرف دیکھو کہ اپنے محبوب چچا کا کلیجہ چبانے والی ھند کو بھی معاف فرما کر ہمیشہ کیلئے اس کا دل جیت لیا۔ھند پر آپ کے عفو وکرم کا ایسا اثر ہوا کہ اس کی کایا ہی پلٹ گئی اس نے اپنا دل بھی شرک وبت پرستی سے پاک کیا اور گھر میں موجود تمام بت توڑ کر نکال باہر کئے۔

اسی شام ھند نے رسول اللہ ﷺ کے لئے ضیافت کے اہتمام کی خاطر دو بکرے ذبح کروائے اور بھون کر حضورؐ کی خدمت میں بھجوائے۔خادمہ کے ہاتھ پیغام بھجوایا کہ ھند بہت معذرت کرتی ہیں کہ آج کل جانور کم ہیں اس لئے یہ جو حقیر ساتحفہ پیش کرنے کی توفیق پارہی ہوں قبول فرمائیں۔

ہمارے محسن آقا ومولا نے جو کسی کے احسان کا بوجھ اپنے اوپر نہ رکھتے تھے۔اسی وقت دعا کی کہ"اے اللہ ھند کے بکریوں کے ریوڑ میں بہت برکت ڈال دے۔" یہ دعا بڑی شان کے ساتھ قبول ہوئی۔ھند کی بکریوں میں ایسی برکت پڑی کہ سنبھالی نہ جاتی تھیں۔پھر تو ھند رسول خدا کی دیوانی ہوگئیں، خود کہا کرتی تھیں کہ یا رسول اللہ ﷺ ایک وقت تھا جب آپ کا گھر میری نظر میں دنیا میں سب سے زیادہ ذلیل اور حقیر تھا، مگر اب یہ حال ہے کہ روئے زمین پر تمام گھرانوں سے معزز اور عزیز مجھے آپ کا گھر ہے۔

(السیرۃ الحلبیہ جلد3ص118مطبوعہ بیروت)

وہ لوگ جو اسلام پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ اسکی اشاعت تلوار کے زور سے ہوئی۔ذرا وہ بتائیں تو سہی کہ وہ کونسی تلوار تھی جس نے عکرمہؓ اور ھندؓ کا دل فتح کیا تھا، بلاشبہ وہ رسول اللہؐ کی بے پایاں رحمت ہی تھی۔

دشمن اسلام صفوان پر احسان

صفوان بن امیہ مشرکین مکہ کے ان سرداروں میں سے تھا، جو عمر بھر مسلمانوں سے نبرد آزما رہے۔فتح مکہ کے موقع پر عکرمہؓ کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے اعلان امن کے باوجود خالد بن ولیدؓ کے اسلامی دستے پر حملہ آور ہوئے تھے۔پھر بھی نبی کریمؐ نے صفوان کے لئے بطور خاص کسی سزا کا اعلان نہیں فرمایا۔مکہ فتح ہونے کے بعد یہ خود سخت نادم اور شرمندہ ہوکر یمن کی طرف بھاگ کھڑا ہوا، کیونکہ اپنے جرائم سے خوب واقف تھا اور اپنے خیال میں ان کی معافی کی کوئی صورت نہ پاتا تھا۔اس کے چچا حضرت عمیر بن وھبؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ یارسول اللہ آپؐ نے تو ہر اسود واحمر کو امان دے دی ہے۔اپنے چچا زاد کا بھی خیال کیجئے اور اسے معاف فرمایئے۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صفوان کو بھی معاف فرمادیا۔حضرت عمیرؓ نے عرض کیا کہ مجھے اپنی امان کا کوئی نشان بھی عطا فرمائیں۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا وہ سیاہ عمامہ معافی کی علامت کے طور پر اتار کر دے دیا جو فتح مکہ کے روز آپؐ نے پہنا ہوا تھا۔عمیرؓ نے جاکر صفوان کو معافی کی خبر دی تو اسے یقین نہ آتا تھا کہ اسے بھی معافی ہوسکتی ہے۔اس نے عمیرؓ سے کہا"تو جھوٹا ہے۔میری نظروں سے دور ہوجا، میرے جیسے انسان کو کیسے معافی مل سکتی ہے؟ مجھے اپنی جان کا خطرہ ہے۔" حضرت عمیرؓ نے اسے سمجھایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے تصور سے بھی کہیں زیادہ بہت احسان کرنیوالے اور حلیم وکریم ہیں، ان کی عزت تمہاری عزت اور ان کی حکومت تمہاری حکومت ہے۔اس یقین دہانی پر صفوان نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آتے ہی پہلا سوال یہی دریافت کیا کہ کیا آپ نے

مجھے امان دی ہے؟ رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہاں میں نے تمہیں امان دی ہے۔ صفوان نے عرض کیا کہ مجھے دو ماہ کی مہلت دے دیں کہ اپنے دین پر قائم رہتے ہوئے مکہ میں ٹھہروں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چار ماہ کی مہلت عطا فرمائی۔ یوں اپنے بدترین دشمن سے بھی اعلیٰ درجہ کا حسن سلوک کر کے خلق عظیم کی شاندار مثال قائم فرمادی۔

(مؤطا امام مالک کتاب النکاح باب نکاح المشرك اذا اسلمت زوجة)

بالآخر چند ہی دنوں میں آپ نے صفوان کا دل اپنی جود و سخا سے جیت لیا۔ محاصرہ طائف سے واپسی پر حضورؐ ایک وادی کے پاس سے گزرے۔ جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مال خمس و فے کے جانوروں کے ریوڑ چر رہے تھے۔ صفوان حیران ہوکر طمع بھری آنکھوں سے ان کو دیکھنے لگا۔ حضورؐ صفوان کو دیکھ رہے تھے۔ فرمانے لگے ''اے صفوان! کیا یہ جانور تجھے بہت اچھے لگ رہے ہیں؟'' اس نے کہا ہاں!'' آپؐ نے فرمایا ''جاؤ یہ سب جانور میں نے تمہیں بخش دیئے۔'' صفوان بے اختیار یہ کہہ اٹھا کہ خدا کی قسم! اتنی بڑی عطا اتنی خوش دلی سے سوائے نبی کے کوئی نہیں کرسکتا یہ کہہ کر وہیں رسول اللہؐ کے قدموں میں ڈھیر ہوگیا اور اسلام قبول کرلیا۔

(السیرۃ النبویہ لابن هشام جلد4ص60 مکتبه المصطفى البابى الحلبى)

وحشی۔ قاتلِ حمزہؓ سے درگزر

ان واجب القتل مجرموں میں وحشی بن حرب بھی تھا۔ جس نے اپنی غلامی سے آزادی کے لالچ میں غزوۂ احد میں سامنے آکر مقابلہ کرنے کی بجائے چھپ کر اسلامی علمبردار حضرت حمزہؓ پر قاتلانہ حملہ کر کے انہیں شہید کیا تھا۔ فتح مکہ کے بعد یہ طائف کی طرف بھاگ گیا۔ بعد میں مختلف علاقوں سے سفارتی وفود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے لگے۔ وحشی کو کسی نے مشورہ دیا کہ نبی کریمؐ سفارتی نمائندوں کا بہت احترام کرتے ہیں۔ بجائے چھپ چھپ کر زندگی گزارنے کے تم بھی کسی وفد کے ساتھ دربار نبویؐ میں حاضر ہوکر عفو کی بھیک مانگ لو۔ چنانچہ وہ طائف کے سفارتی وفد کے ساتھ آیا۔ حضورؐ سے آپ کے چچا کے قتل کی معافی چاہی۔ آپؐ نے دیکھ کر فرمایا تم وحشی ہو؟ اس نے کہا ''جی حضورؐ! اب میں اسلام قبول کرتا ہوں۔'' آپؐ نے فرمایا ''حمزہ کو تم نے قتل کیا تھا۔'' اس نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے اس واقعہ کی تفصیل پوچھی۔ اس نے بتایا کہ کس طرح تاک کر اور چھپ کر ان کو نیزا مارا اور شہید کیا تھا۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کی اپنے محبوب چچا کی شہادت کی یاد ایک بار پھر تازہ ہوگئی۔ صحابہؓ نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ شاید اس وقت آپؐ کو حضرت حمزہؓ کے احسانات بھی یاد آئے ہوں گے۔ وہ ابوجہل کی ایذاؤں کے مقابل پر آپؐ کی سپر بن کر اسلام کی کمزوری کے زمانہ میں مسلمان ہوئے تھے اور آخر دم تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست و بازو بنے رہے۔ یہ سب کچھ دیکھ کر اور قدرت و طاقت پاکر جذبات انتقام میں کسی قدر تلاطم برپا ہوسکتا ہے اس کا اندازہ اہل دل ہی کرسکتے ہیں۔ مگر دوسری طرف وحشی قبول اسلام کا اعلان کر کے عفو کا طالب ہو چکا تھا۔ آپؐ نے کمال شفقت اور حوصلہ کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ جاؤ اے وحشی! میں تمہیں معاف کرتا ہوں۔ کیا تم اتنا کرسکتے ہو کہ میری نظروں کے سامنے نہ آیا کرو؟ تاکہ اپنے پیارے چچا کی المناک شہادت کی دکھ بھری یاد مجھے بار بار ستاتی نہ رہے۔ وحشی نے رسول اللہ کا یہ حیرت انگیز احسان دیکھا تو آپ کے حسن خلق کا معترف ہوکر صدق دل سے مسلمان ہوا اور حضرت حمزہؓ کے قتل کا کفارہ ادا کرنے کی سوچ میں پڑ گیا۔ پھر اس نے اپنے دل میں یہ عہد کیا کہ اب میں اسلام کے کسی بڑے دشمن کو ہلاک کر کے حضرت حمزہؓ کے قتل کا بدلہ چکاؤں گا۔ حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں مسیلمہ کذاب کو قتل کر کے کیفر کردار تک پہنچانے والا یہی وحشی تھا جس کا دل محمد مصطفیؐ نے محبت سے جیت لیا تھا۔

(السیرۃ الحلبیہ جلد3ص118 مطبوعه بیروت)

حارث اور زہیر کی معافی

حارث بن ہشام اور زہیر بن امیہ بھی عکرمہ اور صفوان کے ساتھیوں میں سے تھے۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امان قبول کرنے کی بجائے مزاحمت کرنے کا فیصلہ کیا تھا لیکن فتح مکہ کے بعد پشیمان تھے کہ نامعلوم اب ان کے ساتھ کیا سلوک ہو۔ چنانچہ انہوں نے نبی کریمؐ کی چچازاد بہن ام ہانیؓ سے معافی کیلئے سفارش چاہی۔ یہ دونوں ان کے سسرالی عزیز تھے۔ حضرت ام ہانیؓ نے انہیں امان دے کر اپنے گھر میں ٹھہرایا۔ پہلے اپنے بھائی حضرت علیؓ سے ان کی معافی کیلئے بات کی۔ حضرت علیؓ نے صاف جواب دیا کہ ایسے معاندین اسلام کو تو میں خود اپنے ہاتھ سے قتل کرونگا۔ تب ام ہانیؓ نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ ذرا سوچئے دو ظالم دشمنان اسلام کیلئے ایک عورت کی امان کیا حیثیت رکھتی ہے! مگر ام ہانیؓ نے نبی کریمؐ کی خدمت میں جاکر عرض کیا کہ میرا بھائی علی کہتا ہے کہ وہ اس شخص کو جسے میں نے امان دی ہے قتل کرے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وسعت حوصلہ دیکھو آپؐ نے فرمایا۔ ''اے ام ہانی! جسے تم نے امان دی اسے ہم نے امان دی۔'' چنانچہ ان دونوں دشمنان اسلام کو بھی معاف کردیا۔

(السیرۃ النبویہ لابن هشام جلد4ص62 مطبوعه بیروت)

حارث بن ہشام کو جو قریش کے سرداروں میں سے تھے۔ نبی کریمؐ نے صرف معاف ہی نہیں فرمایا، سو اونٹوں کا تحفہ بھی عطا کیا۔ بعد میں یہ غزوہ یرموک میں شامل ہوئے اور اس میں شہید ہوئے۔ یہ وہی حارثؓ ہیں جنہوں نے اپنے دوسرے دو زخمی مسلمان بھائیوں عکرمہؓ اور سہیلؓ کو پیاسا دیکھ کر خود پانی پینے کی بجائے انہیں پلانے کا اشارہ کیا اور یوں ایثار کرتے ہوئے اپنی جان جان آفرین کے سپرد کردی تھی۔

(اسد الغابہ جلد1ص352,351 دار احیاء التراث العربی بیروت)

حارث بن ہشام کا اپنا بیان ہے کہ جب ام ہانیؓ نے مجھے اطلاع دی کہ رسول اللہؐ نے ان کی پناہ قبول فرمالی ہے تو کوئی بھی مجھ سے تعرض نہیں کرتا تھا۔ البتہ مجھے حضرت عمرؓ کا ڈر تھا لیکن وہ بھی ایک دفعہ میرے پاس سے گزرے میں بیٹھا ہوا تھا مگر انہوں نے بھی کوئی تعرض نہ کیا۔ اب مجھے صرف اس بات کی شرم تھی کہ میں رسول اللہؐ کو کیا منہ دکھاؤں گا کیونکہ حضورؐ کو دیکھنے سے مجھے وہ تمام باتیں اور اپنی وہ دشمنیاں یاد آجائیں گی جو میں ہر موقعے پر آپؐ کے خلاف مشرکوں کے ساتھ مل کر کرتا رہا تھا، لیکن جب میں آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملا، اس وقت وہ مسجد میں داخل ہو رہے تھے۔ آپؐ کمال شفقت سے میری خاطر رک گئے۔ نہایت خندہ پیشانی اور بشاشت سے میرے ساتھ ملاقات فرمائی۔ تب میں نے آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر اسلام قبول کرلیا اور حق کی گواہی دے دی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس موقع پر فرمایا کہ سب حمد اس اللہ کی ہے جس نے تمہیں ہدایت دی۔ تمہارے جیسا عقلمند انسان اسلام سے کس طرح لاعلم اور دور رہ سکتا تھا۔

(السیرۃ الحلبیه جلد3ص117 مطبوعه بیروت)

دلوں کی فتح

رحمۃ للعالمین اہل مکہ کیلئے امان کا اعلان کرتے ہوئے خانہ کعبہ پہنچتے ہیں اور بعض بدبخت یہ منصوبے بنا رہے ہیں کہ اگر آج اس عظیم فاتح کو قتل کردیا جائے تو مسلمانوں کی فتح شکست میں بدلی جاسکتی ہے۔ طواف کے وقت ایک شخص فضالہ بن عمیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کے ارادہ سے آپؐ کے قریب آیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اس کے ناپاک منصوبے کی اطلاع کردی۔ آپؐ نے نام لے کر بلایا تو وہ گھبرا گیا۔ آپؐ نے پوچھا۔ ''کس ارادہ سے آئے ہو؟'' تو وہ جھوٹ بول گیا۔ آپؐ مسکرائے اور اسے اپنے قریب کر کے پیار سے اُس کے سینے پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ فضالہ بعد میں کہا کرتا کہ جب آنحضرتؐ نے میرے سینے پر ہاتھ رکھا تو میری تمام نفرت دور ہوگئی اور مجھے ایسے لگا کہ دنیا میں سب سے پیارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ فضالہ نے اس حسن سلوک سے متاثر ہوکر اسی وقت اسلام قبول کرلیا۔ یہ تھی دلوں کی فتح جو ہمارے آقا و مولا کو فتح مکہ کے دن حاصل ہوئی۔

(السیرۃ النبویه لابن هشام جلد4ص59)

دشمن پر احسان

محاصرۂ طائف سے واپسی پر مشہور شاعر کعب بن زہیر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ دراصل ان کے والد زہیر نے اہل کتاب کی مجالس میں ایک نبی کی آمد کا ذکر سن رکھا تھا اور اپنے بیٹوں کو وصیت کی تھی کہ اسے قبول کریں۔ رسول اللہؐ کی بعثت پر ان کے ایک بیٹے بجیر نے تو اسلام قبول کرلیا۔ جب کہ کعب رسول اللہؐ اور مسلمان خواتین کی عزت پر حملہ کرتے ہوئے گندے اشعار کہتا تھا اور اس بناء پر رسول اللہؐ نے اس کے قتل کا حکم دیا تھا۔

کعب کے بھائی نے اسے لکھا کہ مکہ فتح ہو چکا ہے اسلئے تم آکر رسول اللہؐ سے معافی مانگ لو۔ چنانچہ اس نے رسول اللہؐ کی شان میں ایک قصیدہ لکھا جو ''بانت سعاد'' کے نام سے مشہور ہے۔ وہ مدینہ آکر اپنے ایک جاننے والے کے پاس ٹھہرا۔ اہل مدینہ میں اسے کوئی پہچانتا نہ تھا۔ اس نے فجر کی نماز نبی کریمؐ کے ساتھ مسجد نبوی میں جاکر ادا کی اور رسول اللہؐ کی خدمت میں اپنا تعارف کرائے بغیر کہنے لگا کہ یا رسول اللہ! کعب بن زہیر تائب ہوکر آیا ہے اور معافی کا خواستگار ہے اگر اجازت ہو تو اسے آپ کی خدمت میں پیش کیا جائے۔ آپؐ نے فرمایا ''ہاں'' تو کہنے لگا ''میں ہی کعب بن زہیر ہوں'' یہ سنتے ہی ایک انصاری حضورؐ کے سابقہ حکم کے مطابق اسے قتل کرنے کے لئے اُٹھے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا نہیں اب اسے چھوڑ دو، یہ معافی کا خواستگار ہوکر آیا ہے۔ پھر اس نے اپنا قصیدہ حضورؐ کی شان میں پیش کیا اور جب یہ شعر پڑھا۔

اِنَّ الرَّسُوْلَ لَسَيْفٌ يُسْتَضَاءُ بِهٖ
مُهَنَّدٌ مِنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ مَسْلُوْلُ

کہ یہ رسول ایک ایسی تلوار ہے جس کی چمک سے روشنی حاصل کی جاتی ہے۔ یہ زبردست سونتی ہوئی ھندی تلوار ہے جو اللہ کی تلواروں میں سے ہے۔ رسول اللہؐ یہ قصیدہ سن کر بہت خوش ہوئے اور اپنی چادر دست مبارک سے بطور انعام اس کے اوپر ڈال دی۔ یوں یہ دشمن رسول بھی آپؐ کے دربار سے معافی کے ساتھ انعام بھی لے کر لوٹا۔

(السیرۃ الحلبیه جلد3ص214,215)

ہاتھ سے کام کرنے کی عادت اور اس کی اہمیت و افادیت

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:۔

''یہ معاملہ بظاہر چھوٹا سا نظر آتا ہے۔ لیکن دراصل یہ اپنے اندر اتنے فوائد اور اتنی اہمیت رکھتا ہے کہ اس کا اندازہ الفاظ میں نہیں کیا جاسکتا۔ دراصل دنیا کی اقتصادی حالت اور اخلاقی حالت اور اس کے نتیجہ میں مذہبی حالت جو ہے اس پر علاوہ دینی مسائل کے جو چیزیں اثر انداز ہوتی ہیں۔ ان میں سے یہ مسئلہ بہت ہی اہمیت رکھتا ہے۔ اقتصادی اور اخلاقی حالت کی تباہی بہت کچھ مبنی ہے ان دو باتوں پر کہ دنیا میں بعض کام کرنا چاہتے ہیں اور ان کو کام نہیں ملتا اور بعض ایسے لوگ ہیں کہ انہیں کام کے مواقع میسر ہیں مگر وہ کام کرتے نہیں۔''

(مرسلہ: نظارت امور عامہ)

تبصرہ کتب

سجدے

نام کتاب: سجدے
شاعر: رشید قیصرانی
ناشر: کاغذی پیرہن بیڈن روڈ لاہور
اشاعت اول: جولائی 2003ء
تعداد صفحات: 94
قیمت: 100 روپے

زیر تبصرہ کتاب جناب رشید قیصرانی کی حمدیہ شاعری کا مجموعہ ہے۔ شاعر کے قبل ازیں متعدد مجموعہ ہائے کلام شائع ہو چکے ہیں جن میں فصیل لب، صدیوں کا سفر اور نین جزیرے شامل ہیں۔ یہ کتب مقبولیت عامہ کی سند حاصل کر چکی ہیں۔

محبت اور وصال الٰہی مقصود حیات ہے۔ اس محبت کے اظہار کے کئی قرینے ہیں۔ شاعری محبت کے جذبات کے اظہار کا ایک پسندیدہ اور معروف ذریعہ رہا ہے۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ بندے ہم کلام ہو کر اس سے بندگی کا اظہار بھی کرتے ہیں اور اپنی حاجات کے سوال بھی اٹھاتے ہیں۔

جناب رشید قیصرانی کی حمدیہ شاعری میں محبت بھی ہے، التجا بھی ہے اور جذبات کا خوبصورت اظہار بھی۔ ان کا انداز بیان اور تخیل ان کی شاعری کو دوسرے شعراء سے ممتاز کر رہا ہے۔ حمدیہ کلام میں غزلیں، دوہے، نظمیں اور گیت بھی شامل ہیں جو کلام کو متنوع اور جاذب نظر بنا رہے ہیں۔ کلام کا شعری حسن قاری کو اپنی طرف متوجہ کئے ہوئے ہے۔ اس خوبصورت حمدیہ شاعری میں سے چند منتخب اشعار ہدیہ قارئین کئے جا رہے ہیں:۔

رنگوں میں ہے رنگت تیری حرف کے چہرے تیرے ہیں
سارے علم اور ساری گنتی، سارے ہندسے تیرے ہیں
میں نے اپنی روح پہ جو بھی نقش ابھارے، تیرے ہیں
سادہ سا میں ایک ورق ہوں، لفظ تو سارے تیرے ہیں

مرا معتبر حوالہ کوئی ہے تو بس یہی ہے
تری اک نظر کا صدقہ مری ساری زندگی ہے
کہیں چاندرت نے چھیڑا تری دلبری کا قصہ
کہیں پھول کی زبانی تری بات چل پڑی ہے

میں کس طرح جاناں ترے دربار میں بولوں
جب تک کہ ہر اک لفظ کو اشکوں سے نہ دھولوں
بولے تو کبھی گل کبھی شبنم کی زباں میں
اور میں ترے ہر حرف کو پلکوں میں پرولوں
گر تیرے حضور، اے مرے اشکوں کے شناور
رونا مرا ٹھہرا ہے تو پھر ڈوب کے رو لوں

مری نس نس میں ترے دیپ جلیں ترا نام جپے من والا
ترے ذکر سے ہے مرے تن من میں ہردم موسم متوالا

تری بات چلے، میں جھوم اٹھوں، میں رقص کروں، میرے مولیٰ
جو دم بھی جیوں، ترا شکر کروں، ترا شکر کروں، میرے مولیٰ
مرا سانس سمپلن، نین نگر اور من گلشن بھی تیرا
مری سوچ سبھا سب تیری عطا مرے حرف کا دھن بھی تیرا
میں تیرا کوی تیری حمد کروں ترے گیت لکھوں، میرے مولیٰ
جو دم بھی جیوں، ترا شکر کروں، ترا شکر کروں میرے مولیٰ

مجھے کیا خبر کہ وہ ذکر تھا، وہ نماز تھی کہ سلام تھا
مرا اشک اشک تھا مقتدی، ترا حرف حرف امام تھا
ترے رخ کا تھا وہی طنطنہ، مری دید کا وہی بانکپن
کہ بس ایک عالم کیف تھا، نہ سجود تھا نہ قیام تھا
مرے دسترس میں جو آ گیا، ترے حُسن کا کوئی زاویہ
وہی سلطنت مرے حرف کی، وہی تاجدار کلام تھا
ترے کنج لب سے رواں دواں، وہ جو ایک سیل حروف تھا
اسے لہر لہر سمیٹنا اسی کملی والے کا کام تھا۔

(ایم۔ ایم۔ طاہر)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35764 میں کرن بشریٰ بنت محمد بشیر خان قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 7-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی چین مالیتی -/4000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد کرن بشریٰ بنت محمد بشیر خان دارالیمن غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد بشیر خان والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 عطاء الرحمٰن ولد فضل الرحمٰن دارالیمن غربی ربوہ

مسل نمبر 35765 میں راشدہ ارشد بنت محمد ارشد ظفر قوم جٹ وینس پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن وسطی حمد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 10-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ راشدہ ارشد بنت محمد ارشد ظفر دارالیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد سلیمان پروازی ولد محمد اسماعیل دارالیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 2 حفیظ الرحمٰن وصیت نمبر 32286

مسل نمبر 35766 میں امۃ النصیر بنت نذیر احمد مرحوم قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 10-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ امۃ النصیر بنت نذیر احمد مرحوم دارالیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد سلیمان پروازی ولد محمد اسماعیل دارالیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 2 حفیظ الرحمٰن وصیت نمبر 32286

مسل نمبر 35767 میں شاہدہ حنیف بنت حنیف احمد قوم ملک اعوان پیشہ خانہ داری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 10-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ شاہدہ حنیف بنت حنیف احمد دارالیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد سلیمان پروازی ولد محمد اسماعیل دارالیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 2 حفیظ الرحمٰن وصیت نمبر 32286

مسل نمبر 35768 میں عطیۃ الاول بنت نصیر احمد ناصر قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 10-6-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات مالیتی -/6400 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ عطیۃ الاول بنت نصیر احمد ناصر دارالعلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 نعیم احمد ناصر وصیت نمبر 32076 گواہ شد نمبر 2 نصیر احمد ناصر ولد صدرالدین مرحوم دارالعلوم شرقی ربوہ

مسل نمبر 35769 میں راشدہ خانم بنت عبدالصمد عابد قوم گل جٹ پیشہ خانہ داری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 19-8-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات مالیتی -/3500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا

آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ راشدہ خانم بنت عبدالصمد عابد دارالعلوم شرقی برکت ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبدالغفار شاہد ولد ارشاد احمد دارالعلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 ماجد خان برادر موصیہ

مسل نمبر 35770 میں ثمینہ مختار بنت مختار احمد قوم باجوہ پیشہ خانہ داری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 29-8-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی بالیاں وزنی سوا تولہ مالیتی -/7500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ ثمینہ مختار بنت مختار احمد دارالعلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 مقصود احمد باجوہ برادر موصیہ گواہ شد نمبر 2 عبدالغفار شاہد ولد ارشاد احمد دارالعلوم شرقی ربوہ

مسل نمبر 35771 میں سالک احمد ولد مشتاق احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 25-8-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/850 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سالک احمد ولد مشتاق احمد دارالعلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 مشتاق احمد والد موصی گواہ شد نمبر 2 عبدالغفار شاہد ولد ارشاد احمد دارالعلوم شرقی ربوہ

مسل نمبر 35772 میں شہباز احمد ولد اشفاق احمد قوم کاہلوں پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 18-7-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد شہباز احمد ولد اشفاق احمد دارالعلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبدالغفار شاہد ولد ارشاد احمد دارالعلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 عامر محمود ولد فلک شیر دارالعلوم شرقی ربوہ

مسل نمبر 35773 میں حافظ عطاء القدوس قدسی ولد جاوید احمد جاوید قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 20-7-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد حافظ عطاء القدوس قدسی ولد جاوید احمد جاوید دارالعلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبدالغفار شاہد والد ارشاد احمد دارالعلوم شرقی برکت ربوہ گواہ شد نمبر 2 جاوید احمد جاوید والد موصی دارالعلوم شرقی ربوہ

مسل نمبر 35774 میں گوہر احمد عمر ولد ملک لعل خان قوم اعوان پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 29-8-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ ترکہ والد محترم مکان رقبہ 10 مرلے واقع 24/55 دارالعلوم شرقی ربوہ مالیتی -/600000 روپے کا 7/32 حصہ۔ 2۔ ترکہ والد محترم زمین موضع سجند ضلع چکوال کا 7/32 حصہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد گوہر احمد عمر ولد ملک لعل خان دارالعلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 چوہدری منیر احمد ولد چوہدری غلام احمد دارالعلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 محمد طارق محمود ولد چوہدری نذیر احمد دارالعلوم شرقی ربوہ

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

○ مکرم میاں نعمان جاوید چغتائی صاحب ابن مکرم میاں جاوید عمر چغتائی صاحب نائب زعیم انصاراللہ ساہیوال شہر کا نکاح ہمراہ مکرمہ ماریہ داؤد صاحبہ بنت مکرم میاں داؤد عمر چغتائی صاحب پولیس لائن روڈ ساہیوال مورخہ یکم جنوری 2004ء کو مکرم عبدالمغنی زاہد صاحب مربی سلسلہ نے مبلغ تین لاکھ روپے حق مہر پر مجید منزل بیرون پولیس لائن ساہیوال میں پڑھا۔ لڑکا اور لڑکی دونوں میاں محمد عمر چغتائی صاحب مرحوم ریٹائرڈ ایس پی کے پوتے اور پوتی ہیں۔ اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرمہ سید نجمہ منصور اہلیہ ونگ کمانڈر سید منصور احمد صاحب راولپنڈی لکھتی ہیں۔ میری والدہ مکرمہ طاہرہ خانم صاحبہ بنت مکرم یحیٰ خاں صاحب مرحوم اہلیہ مکرم بریگیڈیئر (ر) نصیر شاہ صاحب مرحوم مورخہ 7 دسمبر 2003ء کو اسلام آباد میں وفات پا گئیں۔ بیت مبارک میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور بوجہ موصیہ ہونے کے تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے میرے علاوہ دو بیٹے مکرم بریگیڈیئر سید شمیم احمد شاہ صاحب ڈیفنس اسلام آباد اور مکرم سید سلیم احمد شاہ صاحب آسٹن امریکہ سوگوار چھوڑے ہیں۔ مرحومہ کی مغفرت اور لواحقین کیلئے صبر جمیل کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان داخلہ

○ آغا خان یونیورسٹی کراچی نے ایم بی بی ایس پروگرام تین سالہ جنرل نرسنگ ڈپلومہ، چار سالہ بی ایس سی نرسنگ اور دو سالہ بی ایس سی نرسنگ میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 11 مارچ 2004ء تک جمع کروائے جا سکتے ہیں۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 25 جنوری 2004ء

(نظارت تعلیم)

38ویں قرآنی ٹیچرز ٹریننگ کلاس

○ نظارت اصلاح وارشاد و تعلیم القرآن ربوہ نے 38ویں قرآنی ٹیچرز کلاس کا انعقاد کیا۔ یہ 20 روزہ کلاس 3 سے 22 جنوری 2004ء تک جاری رہی اور 12 طلباء شریک ہوئے۔ اس کلاس میں قرآن کریم کی تدریس کے علاوہ روزانہ جماعتی دفاتر کا تعارف اور دورہ کرایا گیا۔ کلاس کا نصاب ترجمۃ القرآن، عربی بول چال، فن تجوید۔ عربی گرائمر اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے درس قرآن کی ریکارڈنگ دکھانا شامل تھا۔ تمام طلباء باقاعدگی سے بیت المبارک میں باجماعت نمازیں ادا کرتے رہے۔ اختتامی تقریب میں مکرم بشیر احمد قمر صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن نے اسناد تقسیم کیں اور دعا کرائی۔

(نظارت تعلیم القرآن ووقف عارضی)

کامیابی

○ مکرم مبارک طاہر صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم عبدالنصیر صاحب ابن مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن کویا صاحب احمدیہ ڈینٹل سرجری بانجل، گیمبیا مغربی افریقہ نے امسال نصرت سینئر سیکنڈری سکول بانجل گیمبیا سے ''ویسٹ افریقہ سینئر سکولز سرٹیفکیٹ اگزامنیشن'' میں 9 گریڈ A حاصل کر کے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو مزید کامیابیوں سے نوازے۔ آمین

درخواست دعا

○ مکرم مبشر احمد شرما صاحب، اسلام آباد لکھتے ہیں کہ خاکسار کے بیٹے مہیمن احمد شرما (واقف نو) نے عمر ساڑھے چھ سال قرآن پاک کا پہلا دور مکمل کیا۔ جس کی تقریب آمین مورخہ 11 جنوری 2004ء کو منعقد ہوئی۔ اس موقع پر مکرم منیر احمد فرخ صاحب امیر ضلع اسلام آباد نے بچے سے قرآن کریم ناظرہ سنا اور دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ بچے کو قرآنی علوم اور اس کی برکات سے فیضیاب فرمائے۔ آمین

تعطیل

○ عیدالاضحیٰ کے موقع پر مورخہ 2 تا 4 فروری 2004 اور مورخہ 5 فروری کشمیر ڈے کی قومی تعطیلات کی وجہ سے اخبار الفضل شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

منگل 3رفروری 2004ء

12-15 a.m عید سپیشل
1-15 a.m عربی پروگرام
2-00 a.m عید ملن
2-45 a.m ایم ٹی اے کے کارکنان کے ساتھ ایک پروگرام
3-50 a.m خطبہ عید
5-00 a.m تلاوت، انصار سلطان القلم، خبریں
6-00 a.m بچوں کا پروگرام
6-30 a.m مجلس سوال وجواب
7-30 a.m تاریخ احمدیت
8-00 a.m ناسا کے متعلق پروگرام
9-00 a.m لجنہ میگزین
10-00 a.m ملاقات
11-05 a.m تلاوت، خبریں
11-30 a.m لقاء مع العرب
12-40 p.m المائدہ
1-30 p.m لجنہ میگزین
2-10 p.m مجلس سوال وجواب
3-10 p.m تاریخ احمدیت
4-10 p.m انڈونیشین سروس
5-00 p.m تلاوت، سلطان القلم، خبریں
5-50 p.m مجلس سوال وجواب
7-00 p.m بنگلہ سروس
8-15 p.m ملاقات اردو
9-15 p.m فرانسیسی سروس
10-15 p.m جرمن سروس
11-05 p.m لقاء مع العرب

بدھ 4رفروری 2004ء

12-10 a.m عربی سروس
1-10 a.m وراثتی پروگرام
1-45 a.m تاریخ احمدیت
2-50 a.m سوال وجواب
3-50 a.m ملاقات
5-00 a.m تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 a.m بچوں کا پروگرام
6-30 a.m سوال وجواب
7-30 a.m ہماری کائنات
8-00 a.m تقریر
8-45 a.m سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
9-45 a.m سفر بذریعہ ایم ٹی اے
10-00 a.m خطبہ جمعہ
11-05 a.m تلاوت، خبریں
11-30 a.m لقاء مع العرب
12-35 p.m سواحیلی سروس
1-45 p.m سوال وجواب
2-45 p.m سفر ہم نے کیا
3-15 p.m انڈونیشین سروس
4-15 p.m سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
5-00 p.m تلاوت، انصار سلطان القلم، خبریں
6-00 p.m خطبہ جمعہ
7-00 p.m بنگلہ سروس
8-00 p.m جرمن سروس
9-00 p.m فرانسیسی سیکھئے
10-00 p.m فرانسیسی سروس
11-05 p.m لقاء مع العرب

احمد باغ سکیم راولپنڈی میں پلاٹ فروخت کرنے کیلئے رجوع فرمائیں۔
رابطہ: ڈاکٹر افتخار احمد
فون: 051-2212127
موبائل: 0333-5131261

سالانہ امتحانات شروع ہونے والے ہیں
اس لئے خوب تیاری کریں اور اگر۔ رفیق دماغ
کا استعمال ساتھ جاری رہے تو رزلٹ اللہ کے فضل کے ساتھ
توقع کے مطابق ہوگا۔ بچوں اور بڑوں کے لئے یکساں مفید ہے
رفیق دماغ۔ کمزور ذہن کے بچوں کو ضرور استعمال کرائیں
قیمت فی ڈبی -/25 روپے کورس 3 ڈبیاں۔
تیار کردہ: ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ
☎04524-212434 Fax:213966

کم قیمت ایک دام
اقصیٰ فیبرکس قدم بقدم
سستے برقعے اقصیٰ برقع ہاؤس
زنانہ ریڈی میڈ گارمنٹس اقصیٰ فیشن پوائنٹ
اقصیٰ چوک ربوہ (پروپرائٹر: محمد احمد طاہر کاہلوں)

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
جماعت احمدیہ عالمگیر کو دل کی گہرائیوں سے عید مبارک
نیشنل الیکٹرونکس
واشنگ مشین۔ گیزر، کوکنگ رینج، T.V، فریج، ڈاؤلینس، پیل، دیوز، فلپس اور مصنوعات
الیکٹرونکس خریدنے کیلئے بااعتماد ادارہ۔ احمدی احباب کیلئے خاص رعایت۔ ہم آپ کے منتظر ہوں گے
1- لنک میکلوڈ روڈ جودھا مل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ۔ لاہور فون نمبر 7223228-7357309

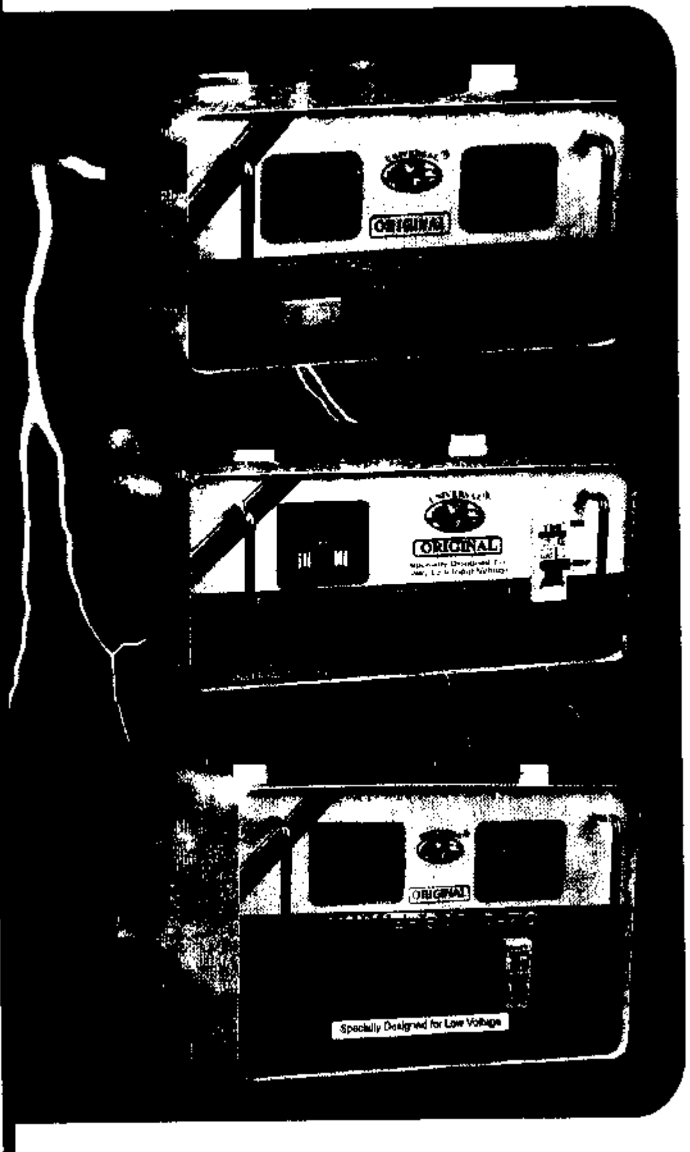

Digital Technology

UNIVERSAL
Voltage
Stabilizers

AUTOMATIC VOLTAGE STABILIZERS
FOR

- Fridge
- Freezer
- Computer
- Dish Anteena
- Air Conditioned
- Photocopy Machine

UNIVERSAL APPLIANCES
®T.M REGD No. 77396 113314 ®DESIGN REGD No 6439, 6313, 6686
©COPYRIGHT REGD No. 4851, 4938, 5562, 5563, 5775, 5046. MADE IN PAKISTAN

Dealer: Hassan Traders, Rabwah. Tel: 04524-212987

سی پی ایل نمبر 29